السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت کا خاوند اسے بلو پرنٹ فحش فلمیں دیکھنے پر مجبور کرتا ہے لیکن بیوی اس کا انکار کرتی ہے اور اس کی کوشش ہے کہ وہ بھی نہ دیکھا کرے اور اس نے اسے یہ اختیار دیا ہے یا تو فلمیں چھوڑ کر اسے رکھے یا پھر اسے چھوڑ دے اب اسے کیا کرنا چاہیے؟ خاوند اسے دھمکی دیتا ہے اگر وہ فلمیں نہیں دیکھے گی تو طلاق دے دے گا۔ آپ اسے کیا نصیحت کرتے اور مشورہ دیتے ہیں؟ کیا وہ فلمیں دیکھ لے یا پھر طلاق حاصل کر لے اور خاص کر جب اس کے تین بچے بھی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے مسلمان پر واجب کیا ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچائے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جس پر سخت دل مضبوط فرشتے مقرر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جو حکم دیتا ہے وہ اس پر عمل کرتے ہیں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ جو حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔ (التحریم :6)

اور اللہ تعالیٰ نے بیوی اور اولاد کو خاوند کی رعایا بنایا ہے اور روز قیامت اسے اپنی رعایا کے بارے میں جواب دینا ہوگا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ :

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، - قَالَ : وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ : وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ - وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ"

"تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس کے ماتحتوں کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ امام نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کا نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ انسان اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے سوال ہوگا۔ اور تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔" (بخاری 893۔ کتاب الجمعۃ باب الجمعۃ فی القری والدان مسلم 1829۔ کتاب الامارۃ باب فضیلہ الامیر العادل وعقوبۃ الجائز والحث علی الرفق بالرعیۃ ترمذی 1705۔ کتاب الجہاد باب ماجاء فی الامام نسائی فی السنن الکبری 9173/5۔ عبدالرزاق 2064۔ الادب لمفرد للبخاری 214 بیہقی 287/6)

اللہ عزوجل نے اس شخص کو بہت سخت وعید سنائی ہے جو اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے اور انہیں شرعی نصیحت نہیں کرتا اس پر جنت حرام کر دی ہے۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ"

"اللہ تعالیٰ نے جسے بھی کسی رعایا کا ذمہ دار اور حکمران بنایا اور وہ انہیں نصیحت نہیں کرتا تو وہ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہیں کر سکتا۔" (بخاری 7150۔ کتاب الاحکام باب من استرعی رعیۃ فلم ینصح مسلم 142 کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیتہ النار)

خاوند گندی اور فحش فلمیں دیکھ کر جو کچھ کر رہا ہے وہ ایک برائی اور بہت ہی بڑا گناہ ہے ایسا کرنا اس کے لیے حلال نہیں چہ جائیکہ اپنے علاوہ کسی اور کو بھی ایسا کرنے پر مجبور کرے۔ اگر خاوند اپنی بیوی کو ایسی فلموں کا مشاہدہ کرنے کا کہتا ہے تو اس میں اس کی اطاعت کرنی جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"(لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)."

"اللہ تعالیٰ کی معصیت میں کسی کی بھی اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو صرف نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہے۔" (بخاری 7257۔ کتاب اخبار الاحاد باب ماجاء فی اجازہ خبر الوحد مسلم 1840 کتاب الامارۃ : باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المصیۃ)

اور خاوند کا طلاق کی دھمکی دینا بیوی کے لیے کوئی شرعی عذر شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی وہ ایسا کرنے میں مجبور شمار ہوگی بلکہ بیوی پر واجب ہے کہ وہ خاوند کو اچھے انداز میں وعظ و نصیحت کرے اگر وہ برائی کو ترک کر دیتا ہے تو بہتر اور بیوی کو اس کا اجر و ثواب حاصل ہوگا اور اگر خاوند اللہ تعالیٰ کے حکم (آنکھوں کو حرام کاموں سے نیچی رکھنا) سے انکار کر دے اور تسلیم نہ کرے تو بیوی کے لیے برائی کے ارتکاب پر خاوند کی اطاعت حلال نہیں اور نہ ہی اس کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کے خدشے سے اسی کے ساتھ چمٹی رہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلے میں نعم البدل عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اور اگر خاوند بے نماز ہو تو بیوی کو فسخ نکاح کے مطالبہ میں تردد نہیں کرنا چاہیے کیونکہ وہ کافر ہے۔ (شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق](#)

ص439

محدث فتویٰ